OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.12 Issue 13June 2023

طلب فعل کے قرآنی اسالیب : خبر کے اسلوب میں حکم کا تخصیصی مطالعہ

THE QURANIC STYLES OF IMPERATIVE: THE EXCLUSIVE STUDY IN THE DISGUISE OF PREDICATES

Muhammad Irshad
Sub-Editor, Iqbal Academy Pakistan, Aiwan-e-Iqbal Complex,
Lahore Pakistan

Abstract: In the Holy Quran the imperatives have not only been stated as mere imperatives but also in the manner of predicates. To impart the shariah and emphatic orders the following styles have been adopted:
Some commands have been stated as predicate using the words of kutiba or kitaban. The commands of revenge, will of the dead, battle, fast, and prayer (Salah) can be listed here as an example.
The certain obligatory commands have been introduced using the word, farz (obligation) and its several derivatives. Its examples include the dissolution of contracts, the time limit of zakat, the commands of Holy Quran and the consequent obligations upon the believers.
The certain commands such as the laws of inheritance, rights of widows, and the rights of parents have been mentioned explicitly.
Some commands have been emphasized by the word qaza which means it was made obligatory.
Certain commands are preceded by the emphatic preposition ala (which means On) or haqan ala . For instance, the commands of haj (pilgrimage), lactation, the payment for the expenses of newly born babies, and the gifts for the divorced ladies.
Certain commands are presented as conditional sentenced where expiation or compensation is implied imperative of the broken oaths, unintentional murder, etc.

Key words:imperatives, commands, obligations, manners, predicates, emphatic prepositions

قرآن مجید میں بندوں سے اللہ تعالیٰ کے خطاب میں جو الفاظ اور صیغے استعمال ہوئے ہیں ان کو ظاہری مقتضیٰ کے خلاف بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں متکلم یا مخاطب کی حقیقی صورت حال کے تقاضے کے مطابق مدعا و مقصود کو مخاطب تک پہنچایا گیا ہے۔ اہل لغت اور اہل بلاغت نے اس اسلوب کو خروج الفعل من معناها الحقیقی الی معان اخری لدلالة القرائن والسیاق الی تلک المعان کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔

معروف لغت دان ابن فارس فعل کے حقیقی معنی سے دیگر معانی کی طرف خروج پر بات کرتے ہوئے کہتے ہیں: لفظ امر جن معانی کا حامل ہوتا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ الفاظ 'امر' کے ہوں اور معنی 'مانگ' کا ہو۔ جیسے دعا کے الفاظ جو لفظاً امر ہوتا ہے اور معناً سوال ہوتا ہے جیسے: اللہم اغفرلی۔ اسی طرح کبھی الفاظ امر کے ہوتے ہیں اور معنی وعید کا لیا جاتا ہے جیسے: فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ۔[۱] اسی طرح بعض اوقات لفظ امر کے ہوتے ہیں اور مراد خبر ہوتی ہے جیسے: قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدّاً۔[۲] اس کا معنی فسیمد له الرحمن مدا ہے۔ اور اسی طرح بعض اوقات الفاظ خبر کے ہوتے ہیں اور مراد امر ہوتا ہے جیسے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ٥ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ[۳] یہاں تُؤْمِنُونَ کا معنی آمنوا اور تُجَاهِدُونَ کا معنی جاهدوا ہے۔[۴]

ابن حزم کہتے ہیں کہ واجب اوامر دو صورتوں میں آتے ہیں:

ا۔ لفظ اِفْعَلْ یا اِفْعَلُوْا کے ساتھ۔

۲۔ خبر کے لفظ کے ساتھ۔ یہ کبھی جملہ فعلیہ میں بھی ہو سکتا ہے جو اپنے فاعل اور مفعول کا تقاضا کرتا ہے اور کبھی جملہ خبریہ میں ہوتا ہے جو مبتدا اور خبر پر مشتمل ہوتا ہے۔[۵]

علامہ عزالدین بن عبد السلام کہتے ہیں جب دعا، امر یا نہی کی تاکید کا ارادہ ہو تو ان کو مستقبل کی خبر میں بیان کیا جاتا ہے۔[۶]

بعض اوقات جملہ خبریہ کو انشاء کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے اس وقت یہ جملہ امر کی طلب پر دلالت کرتا ہے۔ یہ اپنے واجب ہونے اور بجا آوری میں صیغہ 'افعل' کے مشابہ ہوتا ہے۔ جملہ خبریہ کی دلالۃ علی الامر کا تعین قرینے سے ہوتا ہے۔[۷]

جملہ خبریہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیات میں امر پر دلالت کرتا ہے:

○ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً۔[۸]

اس آیت میں آمِناً عطف ہے مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ پر۔ اور یہ خبر ہے جس سے امر مراد ہے کہ جو شخص وہاں داخل ہو جائے اور اس کے اوپر حد لازم ہو اس کے وہاں سے نکلنے تک حد نافذ نہیں ہو گی اور تب تک تم اسے امان میں رہنے دو گے۔ (۹)

- وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاثَةَ قُرُوءٍ۔ (۱۰)
- وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ (۱۱)
- وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً۔ (۱۲)

طلاق یافتہ عورتوں پر فرض ہے کہ وہ تین طہر کے گزرنے کا انتظار کریں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تین حیض گزرنے کا انتظار کریں اور اس دوران نکاح نہ کریں۔ یہ الفاظ خبریہ ہیں اور ان کا معنی امری ہے۔ (۱۳)

- تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ۔ (۱٤)

قرآن مجید میں خبر کے اسلوب میں حکم بیان کرنے کے بھی متعدد اسالیب استعمال ہوئے ہیں۔ یہاں ان کی تفصیل دی جاتی ہے:

۱۔ کسی فعل کے مکتوب علی المخاطبین ہونے کی خبر میں حکم

یہ احکام کُتِبَ یا کِتابًا کے الفاظ میں خبریہ انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں لفظ کُتِبَ کا معنی 'فرض کیا ہوا' ہے۔ فرض نماز کو الصلاۃ المکتوبۃ کہا جاتا ہے۔ (۱۵)

قرآن مجید میں ان الفاظ میں درج ذیل احکام ذکر ہوئے ہیں:

- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمْ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى۔ (۱٦)
- كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةُ۔ (۱۷)
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ۔ (۱۸)
- كُتِبَ عَلَيْكُمْ الْقِتَالُ۔ (۱۹)
- إِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً۔ (۲۰)

۲۔ لفظ 'فرض' کے الفاظ میں حکم کی خبر

ہر وہ عمل جس کی انجام دہی اللہ تعالیٰ نے واجب ٹھہرائی ہے 'فرض' کہلاتا ہے۔ اس کو فرض کا نام اسی لیے دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اس کو لازم کر دیا ہے۔ (۲۱)

قرآن مجید میں 'فرض' کا معنی ہے "جو قطعی دلیل سے ثابت ہو، اس میں کوئی شک شبہ نہ ہو اور اس کا منکر

کافر قرار پائے اور اس کا تارک عذاب کا مستحق ٹھہرے"۔[۲۲]

آیات قرآنیہ میں لفظ فرض کا معنی شے کے حدود کے ساتھ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اور یوں یہ لفظ جدید قرآنی اصطلاح بن گئی ہے جو ان تکلیفی تشریعی احکام کے لیے خاص ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مکلف انسانوں پر واجب اور فرض ٹھہرایا ہے۔ یہ آیات انہی فرائض کے بارے میں بات کرتی ہیں یا ان چیزوں کو فرائض کہا جاتا ہے جن کو نبی کریمؐ نے فرض قرار دیا اور اپنے افعال و اقوال میں جگہ دی۔[۲۳]

قرآن مجید میں اس لفظ کو صیغہ ماضی اور مصدر کے طور پر واجب حکم کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے:

- قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ۔[٢٤]
- إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔[٢٥]
- إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ۔[٢٦]

مفسرین کہتے ہیں کہ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ کا معنی انزل علیک القرآن ہے۔ زجاج کہتے ہیں کہ "آپ کے اوپر اس ہر عمل کو لازم ٹھہرایا ہے جس کو قرآن مجید واجب قرار دیتا ہے اور جملے میں مخفی الفاظ یہ ہیں کہ آپؐ کے اوپر قرآن کے احکام اور فرائض کو لازم کیا ہے۔"[٢٧]

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: النساء، ۴: ۷، ۱۱، ۲۴؛ النور، ۲۴: ۱؛ الاحزاب، ۳۳: ۵۰۔

۳۔ وصّی، یوصی، وصیۃ کے الفاظ میں حکم

قرآن مجید میں امر کے اسالیب میں وصی کے الفاظ میں حکم کا ذکر بھی آیا ہے۔ یہ صیغہ ماضی، صیغہ مضارع اور مصدر تین الفاظ کی صورتوں میں مذکور ہے:

- يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ....۔[٢٨]
- وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ۔[٢٩]
- وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ۔[٣٠]

ابن عباس، قتادہ، ضحاک، ابن زید اور ربیع کے نزدیک یہ آیت سورہ نساء کی آیت سے منسوخ ہے۔ البتہ رہائش میں علماء کا اختلاف ہے۔ طبری کہتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔ البتہ عدت چار ماہ دس دن ثابت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وصیت کی صورت میں سات ماہ بیس راتیں رہائش کے طور پر رکھ دیں۔ اب اگر بیوہ عورت اپنے مرحوم شوہر کی وصیت کے مطابق ٹھہرنا چاہے تو ٹھہر سکتی ہے اور چاہے تو اس گھر کو چھوڑ سکتی ہے۔ عطیہ کہتے

ہیں یہ سب کچھ متفقہ طور پر نسخ کے ذریعے زائل ہو چکا ہے، سوائے اس چیز کے جس کا ذکر طبری نے کیا ہے۔ اور اس بارے میں طبری کی رائے محل نظر ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ ایک سال کی رہائش کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور عدت چار ماہ دس دن ہی ہے۔ قرطبی اس مسئلے میں طبری کی تائید کرتے اور ان کے موقف کو درست قرار دیتے ہیں۔(۳۱)

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: النساء، ۴: ۱۲، ۱۳؛ العنکبوت، ۲۹: ۸؛ لقمان، ۳۱: ۱۴؛ الاحقاف، ۴۶: ۱۵۔

۴۔ لفظ 'قضیٰ' میں حکم

لغوی طور پر 'قضیٰ' کا معنی فیصلہ کرنا ہے۔(۳۲)

یہ لفظ دیگر معانی کے علاوہ امر کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ان معانی میں حکم (فیصلہ)، فراغ من الشیء (کسی چیز سے خالی کر دینا)، خبر دینا، آگاہ کرنا، یا وصیت کرنا یا عہد دینا، یا نازل کرنا، یا کوئی حکم فرض کرنا یا فرق کرنا ہے۔(۳۳)

اسی لفظ سے قضاء یعنی معاملے کا قول یا فعل سے فیصلہ کرنا ہے اور یہ دو صورتوں میں ہے۔ قضائے الٰہی بمعنی امر اور واجب، اور قضائے بشری بمعنی اعلان و آگاہی اور حکم میں فیصلہ کرنا۔(۳۴)

اس لفظ میں قرآنی حکم یہ ہے:

- وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً۔(۳۵)

۵۔ 'علیٰ' کے ساتھ فعل کے فرض ہونے کی خبر میں حکم

اس اسلوب میں یہ خبر دی گئی ہے کہ یہ فعل عام انسانوں پر یا ان میں سے ایک خاص طبقے اور طائفے پر فرض اور لازم ہے۔ مثلاً:

- وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً۔(۳۶)
- وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔(۳۷)
- وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ۔(۳۸)
- .... وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعاً بِالْمَعْرُوفِ۔(۳۹)

۶۔ 'حقاً علیٰ' کے الفاظ میں حکم

قرآن مجید میں حکم کا ایک اسلوب یہ مذکور ہے کہ کسی چیز کی ادائیگی کو اہل ایمان پر فرض بتانے کے لیے 'حقاً علیٰ' کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً:

- نکاح کے بعد عورت سے ازدواجی تعلق قائم ہونے سے پہلے یا مہر مقرر کیے جانے سے قبل طلاق دے دی جائے تو اس کے بارے میں فرمایا:

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعاً بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُحْسِنِينَ۔[٤٠]

- مرتے وقت آدمی پر مال چھوڑنے کی صورت میں والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق پر معروف کے مطابق وصیت کو فرض کیا گیا اور اس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا:

حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ۔[٤١]

۷۔ فعل کا شرط کی جزا کے طور پر ذکر

بعض مواقع پر کسی فعل کے حکم کو کسی شرط کی جزا کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً:

- سفر حج میں بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیے جانے پر حکم ہے کہ جو قربانی اس وقت میسر ہو اس کو قربان کر دیا جائے:

فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ۔[٤٢]

حج ہی کے سلسلے میں حلق کے ذکر میں فرمایا:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ۔[٤٣]

- مقروض کی تنگ دستی اور ادائے قرض کی استطاعت نہ رکھنے پر قرض خواہ سے کہا گیا:

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ۔[٤٤]

- مومن سے قتل خطا ہو جانے کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلاَّ أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ۔[٤٥]

- اسی طرح پختہ قسموں (حلف) کو توڑنے کا کفارہ بتاتے ہوئے فرمایا: فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ

أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ۔[٤٦]

ان آیات کے علاوہ فعل کے شرط کی جزا کے طور پر آنے کے حکم کی مثالیں درج ذیل آیات میں بھی موجود ہیں:

البقرۃ، ۲: ۱۹۶، ۲۲۶؛ المائدۃ، ۵: ۹۵؛ المجادلہ، ۵۸: ۳، ۴۔

۸۔ لفظ 'امر' کے افعال میں حکم

لفظ 'امر' کے تحت بیان ہونے والا حکم غالب طور پر صیغہ ہائے افعال میں آیا ہے۔ مثلاً:

- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ۔[٤٧]
- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى۔[٤٨]
- قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ o لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔[٤٩]

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: الانعام، ۶: ۱۴، ۷۱؛ الاعراف، ۷: ۲۹؛ یونس، ۱۰: ۱۰۴؛ یوسف، ۱۲: ۴۰؛ الرعد، ۱۳: ۳۶؛ النمل، ۲۷: ۹۱ – ۹۲؛ الزمر، ۳۹: ۱۱ – ۱۲؛ غافر، ۴۰: ۶۶؛ الشوریٰ، ۴۲: ۱۵؛ الطلاق، ۶۵: ۵۔

طلب فعل کے دیگر اسالیب

ہر کسی فعل جس کو شرع نے عظمت دی ہو، یا اُس کی مدح کی ہو، یا اس فعل کے سبب اس کے فاعل کی مدح کی ہو، یا اس پر خوشی کا اظہار کیا ہو، یا اس کے فاعل کو پسند کیا ہو، یا اس پر رضامندی ظاہر کی ہو، یا اس کے فاعل سے راضی ہونے کا اظہار کیا ہو، یا اُس کے فاعل کو استقامت کی صفت سے موسوم کیا ہو، یا اس کے لیے برکت بیان کی ہو، یا اسے طیب کہا ہو، یا اس فعل کی قسم کھائی ہو، یا اس کے فاعل کی قسم کھائی ہو، یا اس فعل کو شرع نے اپنی محبت کا سبب قرار دیا ہو، یا اُس پر فوری اجر یا مؤخر اجر کا ذکر کیا ہو، یا اس کام کو اپنے ذکر یا اپنے شکر، یا اپنی ہدایت کا سبب کہا ہو، یا اس کے فاعل کو خوش کرنے یا اس کے گناہ کی مغفرت یا اس کے گناہ کی تکفیر کا سبب کہا ہو، یا اس فعل کو قبول ہو جانے کے طور پر بیان کیا ہو، یا اس کے فاعل کی نصرت کا سبب ٹھہرایا ہو، یا اس کے فاعل کی بشارت کا سبب قرار دیا ہو، یا اس کے فاعل کو طیب کی صفت سے موصوف کیا ہو، یا اس فعل کو معروف کے طور پر بیان کیا ہو، یا اس کے فاعل سے خوف و حزن کی نفی کی ہو، یا اس کو امن کا وعدہ دیا ہو، یا اس فعل کو اللہ کی ولایت کا سبب ٹھہرایا

ہو، یا اس کے فاعل کو ہدایت کی صفت سے متصف کیا ہو، یا اس فعل کو زندگیبا شفا یا نور کی صفت سے موصوف کیا ہو۔ یا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اس صفت سے موصوف کر کے مخاطب کیا ہو، ایسا ہر فعل مامور بہ ہے۔[۵۰]

۱۔ فعل کے خیر ہونے کا ذکر ہو[۵۱]

کسی کام کے اچھا ہونے کا ذکر کر کے بھی اس کی انجام دہی کا حکم قرآن مجید کا اسلوب ہے۔ مثلاً

○ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ۔[۵۲]

حرمات سے مراد مکہ مکرمہ، حج اور عمرہ اور وہ تمام معاصی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مشعر الحرام، بلد الحرام، بیت الحرام اور مسجد الحرام حرمات ہیں۔[۵۳]

○ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ۔[۵۴]

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: البقرۃ، ۲: ۱۸۴، ۲۶۳، ۲۸۰؛ النساء، ۴: ۵۹، ۱۲۸، ۱۷۰؛ الاعراف، ۷: ۲۶؛ النور، ۲۴: ۲۷؛ الصف، ۶۱: ۱۱؛ الجمعہ، ۶۲: ۹؛ التغابن، ۶۴: ۱۶

۲۔ فعل کا ذکر وعدے کے ساتھ ہو[۵۵]

بعض افعال ایسے ہیں جن کی انجام دہی کا حکم ان افعال کی بڑی جزا کے طور پر ہوا۔ مثلاً

○ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ اس انداز میں کیا گیا:
مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً۔[۵۶]

○ دنیاوی زندگی کو کھیل تماشا کہہ کر ایمان و تقویٰ کی روش اختیار کرنے کا حکم یوں دیا گیا:
إِنَّمَا الحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ۔[۵۷]

○ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم اس اجر کے ساتھ بیان ہوا:
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُوراً تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ۔[۵۸]

○ قتال فی سبیل اللہ کے ضمن میں فرمایا:
وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً۔[۵۹]

۳۔ فعل کا ذکر تخصیص کے ساتھ ہو[۶۰]

کسی کام کو مخصوص طور پر بیان کر کے اس کے کرنے کا حکم ان الفاظ میں آیا:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ

يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيراً۔(٦١)

۴۔ فعل کے نیکی ہونے یا نیکی تک رسائی کا ذریعہ ہونے کا ذکر ہو(۶۲)

○ قبلوں کی طرف متوجہ ہونے یا رخ کرنے کی اصلیت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ نیکی دراصل یہ نہیں ہے بلکہ نیکی کے کام تو دراصل اللہ پر، آخرت پر، ملائکہ پر، کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لانا ہے۔ اللہ کی محبت میں قریبی رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے مال خرچ کرنے، نماز ادا کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، عہد کی پابندی کرنے اور سختیوں اور مشکلات میں میدان جنگ میں صبر کرنے کے کام ہیں۔(۶۳)

○ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا <u>وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى</u>۔(٦٤)

○ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ <u>حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ</u>۔(٦٥)

۵۔ فعل کی تعظیم و توقیر بیان ہو(۶۶)

بعض کاموں کو توقیر و تعظیم دے کر قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے جس سے مقصود ان پر عمل کی طرف اشارہ ہے۔ مثلاً

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ۔(٦٧)

۶۔ فعل کی مدح آئی ہو(۶۸)

قرآن مجید میں بعض کاموں کی تعریف اور اچھائی بیان ہوئی ہے۔ اس کا مقصود ان کاموں کی انجام دہی کے لیے ترغیب دلانا ہے۔ مثلاً

○ وَمَنْ أَحْسَنُ دِيناً مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً۔(٦٩)

○ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔(٧٠)

○ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الأُمُورِ۔(٧١)

۷۔ فاعل کی مدح بیان ہو(۷۲)

○ ایمان بالغیب، اقامت صلاۃ، انفاق، ایمان بالوحی سے متصف اہل ایمان کے بارے میں کہا گیا:
أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔(٧٣)

○ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات مذکور فی التوراۃ والانجیل کا ذکر کرتے ہوئے

فرمایا:

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔(۷۴)

- خوف، جوع، نقص اموال وانفس وثمرات کی آزمائش اور مصائب و مشکلات پر صبر کرنے والوں کی مدح میں فرمایا گیا:

  أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔(۷۵)

- جن لوگوں کے لئے ایمان کو خوش نما اور فسوق وعصیان کو مکروہ بنادیا گیا ان کے لئے کہا گیا: أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ۔(۷۶)

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: الزمر،۳۹: ۱۸؛الواقعہ،۵۶: ۱۰ – ۱۱؛البینہ،۹۸: ۷۔

۸۔ فاعل سے محبت کا اظہار ہو(۷۷)

- إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔(۷۸)
- إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ۔(۷۹)

اسی طرح الْمُتَّقِينَ(۸۰) الصَّابِرِينَ(۸۱) الْمُتَوَكِّلِينَ(۸۲) الْمُقْسِطِينَ(۸۳) الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفّاً كَأَنَّهُمْ بُنيَانٌ مَرْصُوصٌ(۸۴) کی محبت کا ذکر بھی آیات قرآن میں موجود ہے۔

۹۔ فعل کا دنیا میں ثواب کا سبب بننا مذکور ہو(۸۵)

- وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ۔(۸۶)
- قتال سے منہ موڑنے اور موت سے خوف زدہ ہونے والوں کو جہاد و قتال کرنے والے انبیائے سابقین کی مثال دیتے ہوئے ان کے دنیاوی ثواب کو یوں ذکر فرمایا:

  فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔(۸۷)

  جہاد و قتال کے تناظر میں ہی بیعت رضوان کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے والوں کے تذکرے میں فرمایا:

- فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحاً قَرِيباً ٥ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً۔(۸۸)

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: آل عمران،۳: ۹۷، ۱۲۰، ۱۲۵؛ہود،۱۱:۳، ۵۲؛یوسف،۱۲: ۲۲؛النحل،۱۶: ۹۷؛مریم،۱۹: ۹۶؛الزمر،۳۹: ۱۰؛الطلاق،۶۵: ۲ – ۳؛نوح،۷۱: ۳ – ۴، ۱۰ – ۱۲

۱۰۔ فعل کا آخرت میں ثواب کا سبب بننا ذکر ہو(۸۹)

قرآن مجید کے اکثر وعدے اسی نوع پر محیط ہیں:

- وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْراً عَظِيماً۔[۹۰]
- فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ۔[۹۱]
- مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافاً كَثِيرَةً۔[۹۲]
- وَمَنْ يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً۔[۹۳]

۱۱۔ فعل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدر دانی کا سبب ٹھہرانا[۹۴]

- وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔[۹۵]
- مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِراً عَلِيماً۔[۹۶]
- وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوراً۔[۹۷]

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: فاطر،۳۵: ۲۹، ۳۰؛الشوریٰ ،۴۲: ۲۳؛التغابن،۶۴: ۱۷؛ الانسان،۷۶:۲۲۔

۱۲۔ فعل کو ہدایت کا سبب ٹھہرانا[۹۸]

- وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔[۹۹]
- إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَاناً۔[۱۰۰]
- وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ۔[۱۰۱]

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: النساء،۴: ۱۷۵؛یونس،۱۰: ۹۔

۱۳۔ فعل کو خطاؤں کی مغفرت اور سیئات کی تکفیر کا سبب ٹھہرانا[۱۰۲]

- إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ۔[۱۰۳]
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ۔[۱۰۴]
- وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ۔[۱۰۵]

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: النساء،۴: ۳۱؛الحج،۲۲: ۵۰؛الاحزاب،۳۳: ۷۰ - ۷۱۔

۱۴۔ فعل کو بشارت کا سبب ٹھہرانا[۱۰۶]

- ایمان: وَبَشِّرْ الْمُؤْمِنِينَ۔[۱۰۷]

- صبر: وَبَشِّرْ الصَّابِرِينَ۔[۱۰۸]
- اطاعت: وَبَشِّرْ الْمُخْبِتِينَ۔[۱۰۹]
- ایمان، جہاد، ہجرت، احسان اور عمل صالح کو بشارت کا سبب ٹھہرانے کی مثالیں ان آیات میں بیان ہوئی ہیں: البقرۃ، ۲: ۲۵؛ الحج، ۲۲: ۳۴، ۳۷۔

۱۵۔ فاعل سے خوف و حزن کی نفی کا ذکر ہو[۱۱۰]

- فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔[۱۱۱]
- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔[۱۱۲]
- بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔[۱۱۳]

قرآن مجید میں یہ ۱۱ مقامات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے مختلف و متعدد افعال کے اختیار کرنے پر انسانوں کو خوشخبری دی ہے۔ یہ خوشخبری عام انسانوں کے لیے بھی ہے اور خاص لوگوں کے لیے بھی۔ اعتقادی اور عملی دونوں پہلوؤں سے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔

مزید مثالیں حسب ذیل آیات میں موجود ہیں: البقرۃ، ۲: ۲۶۲، ۲۸۴؛ الانعام، ۶: ۴۸؛ الاعراف، ۷: ۳۵؛ الزمر، ۳۹: ۶۱؛ الاحقاف، ۴۶: ۱۳؛ فصلت، ۴۱: ۳۰؛ طہٰ، ۲۰: ۱۱۲۔

خلاصہ بحث

بیان احکام کا بلاغی تنوع صیغہ امر میں ہی نہیں بلکہ خبر کے اسالیب میں بیان شدہ احکام میں بھی موجود ہے۔ قرآن مجید میں طلب فعل کے اسالیب صرف صیغہ ہائے امر میں ہی بیان نہیں ہوئے بلکہ خبر کے اسلوب میں بھی افعال کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ شرعی اور تکلیفی احکام کے بیان میں خبر کے حسب ذیل اسالیب استعمال ہوئے ہیں۔ ۱۔ بعض احکام کُتِبَ یا کِتَابًا کے الفاظ میں خبر کے طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں قصاص، وصیت، صیام، قتال اور صلاۃ وغیرہ کے احکام شامل ہیں۔ ۲۔ بعض احکام کے واجب ہونے کو لفظ فرض اور اس کے بعض مشتقات میں بیان کیا گیا ہے۔ ان میں حلف کی تحلیل، زکوۃ کی مدات کا تعین، قرآن مجید کے احکام و فرائض وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔ ۳۔ کچھ احکام مثلاً وراثت، بیواؤں کے حقوق، والدین کے حقوق وغیرہ شامل ہیں۔ ۴۔ بعض احکام لفظ قضی

کے ساتھ بیان ہوئے۔ ۵۔ بعض صرف 'علیٰ' اور بعض 'حقاً علیٰ' کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً حج، رضاعت، مولود کا نفقہ اور مطلقات کو نوازنا وغیرہ۔ ۶۔ بعض کاموں مثلاً کفارات میں قتل خطا، حلف یمین کی تحلیل وغیرہ کو شرط کی جزا کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ۷۔ بعض احکام کو لفظ امر کے مشتقات میں بیان کیا گیا مثلاً امانتوں کی ادائیگی، عدل واحسان اور قریبی رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی وغیرہ۔

اس کے علاوہ بھی بہت سے کاموں کی انجام دہی کی ترغیب کے لیے مختلف اسالیب اختیار کیے گئے۔ ان میں سے ۱۵ اسالیب اس فصل میں ذکر کیے گئے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

---

(۱) آل عمران، ۳: ۹۷

Āl-e-Imran, 3:97

(۲) مریم، ۱۹: ۷۵

Maryam, 19: 75

(۳) الصف، ۶۱: ۱۰ - ۱۱

Al-Saff, 61: 10-11

(۴) ابن فارس، ابو الحسین، الصاحبی فی فقہ اللغۃ وسنن العرب فی کلامہا، مؤسسہ بدان للطباعہ، ۱۹۶۳، ص ۱۸۳ - ۱۸۶؛ ابن الجنی، ابو الفتح عثمان، المنصف شرح کتاب التعریف، مطبعہ البابی الحلبی، مصر، ۱۹۵۴، ۱/ ۳۱۷۔

IbnFāris, Abu al-Hasan, al-Sāhibi fi fiqh al-Lughah wa Sanan al-Arab fi Kalāmehā, Muassasah Badān Litabāah, 1963, pp.183-186; Ibn al-Jani, Abu al-Fatah Usmān, al-Munsaf Sharah Kitab al-Tarīf, Matbah al-Bābī al-Halabī, Misr, 1954, 1/317

(۵) ابن حزم، علی بن احمد، الاحکام فی اصول الاحکام، جرار الآفاق الحدیثۃ، ۱۹۸۰، ۳/ ۳۳۔

Ibn al-Hazam, Ali bin Ahmad, al-Ehkām Fi Usool al-Ahkām, Jarrar al-Āfāq al-Hadīsah, 1980, 3/33

(۶) عز بن سلام، الاشارۃ الی الایجاز فی بعض انواع المجاز، دار البشائر الاسلامیۃ، ۱۹۷۸، ص ۲۸۔

Izz bin Salam, al-Ishārah Ela –al-Ejāz Fi Ba'az Anwā' al-Majāz, Dar al-Bashāir al-Islamiya, Bairūt, Libnan,1978, p.28

(۷) شاہروری، سید علی ہاشمی، دراسات فی علم الاصول تقریراً لابحاث السید ابو القاسم الخوئی، مطبعہ محمد، ۱۹۹۸، ص ۱۸۰۔

Shāhrvarī, Syed Ali Hashmi, Dirasāt Fi Elm al-Usool Taqriran Li Abhās al-Syed Abu al-Qasim, al-Khoe, Matbah Muhammad, 1998, p.180

(۸) آل عمران، ۳: ۹۷

Āl-e-Imran, 3:97

(۹) طبرسی، ابو علی فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۹۲ء، ۲/ ۶۰۷ – ۶۰۸۔

Tabrasi, Abu Ali Fazal bin Hasan, Majma' al-Bayān Fi Tafsir al-Quran, Dar Ihya al-Turas al-Arabi, Bairūt, Libnan, 1992, 2/ 607-608

(۱۰) البقرۃ،۲: ۲۲۸

Al-Baqarah, 2: 228

(۱۱) البقرۃ،۲: ۲۳۳

Al-Baqarah, 2: 233

(۱۲) البقرۃ،۲: ۲۳۴

Al-Baqarah, 2: 234

(۱۳) الفرا،ابوزکریایحیی بن زیاد،معانی القرآن،دارالکتب العلمیہ،بیروت،لبنان،۱/ ۲۷۴۔

Al-Farrā, Abu Zakariya Yahya bin Zayad, Maā'ni al-Quran, Dār al-Kutub al-Elmiya, Bairūt, Libnan,1/ 274

(۱۴) الصف،۶۱: ۱۱

Al-Saff, 61: 11

(۱۵) ابن فارس،ابوالحسین، معجم مقائیس اللغۃ،دارالفکر،بیروت،لبنان،۱۹۷۹ء،ص۹۱۸۔

IbnFāris, Abu al-Hasan, Muajam Maqayīs al-Lughah, Dār al-Fikr, Bairūt, Libnan, 1979, p.918

(۱۶) البقرۃ،۲: ۱۷۸

Al-Baqarah, 2: 178

(۱۷) البقرۃ،۲: ۱۸۰

Al-Baqarah, 2: 180

(۱۸) البقرۃ،۲: ۱۸۳

Al-Baqarah, 2: 183

(۱۹) البقرۃ،۲: ۲۱۶

Al-Baqarah, 2: 216

(۲۰) النساء،۴: ۱۰۳

Al-Nisā, 4: 103

(۲۱) ابن فارس، معجم مقائیس اللغہ، ص۳۸؛ الصغانی، محمد بن اسماعیل الامیر، تفسیر غریب القرآن، دار ابن کثیر، بیروت، ۲۰۰۶، ص۲۴۸

IbnFāris, Muajam Maqayīs al-Lughah, p.38; Al-Saghānī, Muhammad bin Ismael al-Amīr, Tafsīr Gharīb al-Qurān, Dār Ibn Kasīr, Bairūt, 2006, p.248

(۲۲) الجرجانی،علی بن محمد السید الشریف،التعریفات،دارالفضلیہ،القاہرہ،مصر،ص۱۳۶۔

Al-Jurjani, Ali bin Muhammad al-Syed al-Sharif, al-Tarīfāt, Dār al-Fadliyah, al-Qahirah, Misr, p.136

(۲۳) ابوعودہ،عودخلیل،التطور الدلالی بین لغۃ الشعر ولغۃ القرآن،مکتبہ المنار،الاردن،۱۹۸۵،ص۱۶۷ — ۱۶۸۔

Abu Audah, Awid Khalil, al-Tatawur al-Dlālī bain Lughah al-She'r wa Lughah al-Qurān, Maktabah al-Mīnar, al-Urdan, 1985, pp.167-168.

(۲۴) التحریم،۶۶: ۲

Al-Tehreem, 66: 2

(۲۵) التوبہ،۹: ۶۰

Al-Taubah, 9: 60

(۲۶) القصص،۲۸: ۸۵

Al-Qasas, 28: 85

(۲۷) الشوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت، لبنان،۱۹۷۷ء، ۴/ ۲۱۷

Al-Shaukāni, Muhammad bin Ali, Fatah al-Qadir, Dār al-Fikr, Bairūt, Libnan, 1977, 4/217

(۲۸) النساء،۴: ۱۱

Al-Nisā, 4: 11

(۲۹) البقرۃ،۲: ۲۴۰

Al-Baqarah, 2: 240

(۳۰) النساء،۴: ۱۳۱

Al-Nisā, 4: 131

(۳۱) القرطبی، محمد بن احمد الانصاری، الجامع لأحکام القرآن، مؤسسہ مناہل العرفان، بیروت، لبنان، ۳/ ۲۲۶

Al-Qurtabī, Muhammad bin Ahmad al-Ansāri, al-Jāme' Li-Ahkam al-Quran, Muassasah Manāhil al-Irfan, Bairūt, Libnan, 3/ 226

(۳۲) الزمخشری، جار اللہ محمود بن عمرو، اساس البلاغۃ فی اللغہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۹۹۸ء، ص ۶۱۳؛ ابن فارس، معجم مقائیس اللغہ، ص ۸۹۳۔

Al-Zamakhshari, Jar Allah Mehmood bin Amr, Asas al-Balaghah Fi al-Lughah, Dār al-Kutub al-Elmiya, Bairūt, Libnan, 1998, p.613; Ibn Faris, Muajam Maqayīs al-Lughah, p.893

(۳۳) ہارون بن موسیٰ، الوجوہ والنظائر، وزارۃ الثقافہ والاعلام، بغداد، ۱۹۸۸، ص ۳۲۶۔

Haroon bin Mūsa, al-Wujūh wa al-Nazair, Wazārat al-Saqāfah wa al-E'lām, Baghdad, 1988, p.326

(۳۴) الراغب اصفہانی، ابو القاسم حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۱، ص ۴۰۶ – ۴۰۷۔

Rāghib Asfahāni, Abu al-Qāsim Hussain bin Muhammad, Al-Mufradāt Fi Gharīb al-Qurān, Dār al-Marefah, Bairūt, Libnan, pp.406-407

(۳۵) الاسراء،۱۷: ۲۳

Al-Isrā, 17: 23

(۳۶) آل عمران،۳: ۹۷

Āl-e-Imran, 3:97

(۳۷) البقرۃ،۲: ۲۳۳

Al-Baqarah, 2: 233

(۳۸) البقرۃ،۲: ۲۳۳

Al-Baqarah, 2: 233

(۳۹) البقرۃ،۲: ۲۳٦

Al-Baqarah, 2: 236

(۴۰) البقرۃ،۲: ۲۳٦

Al-Baqarah, 2: 236

(۴۱) البقرۃ،۲: ۱۸۰

Al-Baqarah, 2: 180

(۴۲) البقرۃ،۲: ۱۹٦

Al-Baqarah, 2: 196

(۴۳) البقرۃ،۲: ۱۹٦

Al-Baqarah, 2: 196

(۴۴) البقرۃ،۲: ۲۸۰

Al-Baqarah, 2: 280

(۴۵) النساء،۴: ۹۲

Al-Nisā, 4: 92

(۴٦) المائدۃ،۵: ۸۹

Al-Māedah, 5: 89

(۴۷) النساء،۴: ۵۸

Al-Nisā, 4: 58

(۴۸) النحل،۱٦: ۹۰

Al-Nahl, 16: 90

(۴۹) الانعام،٦: ۱٦۲ - ۱٦۳

Al-Anām, 6: 162-163

(۵۰) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، لبنان، ۱۹۸۷ء، ص۸۷۔

Izz bin Salam, al-Imām Fi Bayān Adillat al-Ahkām, Dār al-Bashāir al-Islamiya, Bairūt, Libnan, 1987, p.87

(۵۱) الشیخ الخضری، تاریخ التشریع الاسلامی، دار التوزیع والنشر الاسلامیہ —القاہرۃ، ۲۰۰٦ء، ص۳۵

Al-Sheikh al-khizari, Tarikh Al-Tashri Islami, Dar Al-Tauzeh wa al-Nashar Islamia, Al-Qahira, 2006, P. 35

(۵۲) الحج،۲۲: ۳۰

Al-Hajj, 22:30

(۵۳) ابن جریر الطبری، جامع البیان، موئسسہ الرسالہ، ۲۰۰۰م، ۱۸/ ٦۱۷

Al Tabri, Ibn-e-Jarīr, Jamay al Bayan, Muassasah al Risalah, 2000, P. 18/617

(۵۴) البقرۃ،۲: ۲۲۰
Al-Baqarah, 2: 220

(۵۵) الشیخ الخضری، تاریخ التشریع الاسلامی، ص۳۵
Al-Sheikh al-khizari, Tarikh al-Tashri Islami, P. 35

(۵۶) البقرۃ،۲: ۲۴۵
Al-Baqarah, 2: 245

(۵۷) محمد،۴۷: ۳۶
Muhammad, 47: 36

(۵۸) الحدید،۵۷: ۲۸
Al-Hadid, 57: 28

(۵۹) النساء،۴: ۷۴
Al-Nisa, 4: 74

(۶۰) الشیخ الخضری، تاریخ التشریع الاسلامی، ص۳۵
Al-Sheikh al-khizari, Tarikh al-Tashri Islami, P. 35

(۶۱) النساء،۴: ۷۵
Al-Nisā, 4: 75

(۶۲) الشیخ الخضری، تاریخ التشریع الاسلامی، ص۳۵
Al-Sheikh al-khizari, Tarikh al-Tashri Islami, P. 35

(۶۳) البقرۃ،۲: ۱۸۹
Al-Baqarah, 2: 189

(۶۴) البقرۃ،۲: ۱۷۷
Al-Baqarah, 2: 177

(۶۵) آل عمران،۳: ۹۲
Āl-e-Imran, 3:92

(۶۶) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۸۸
Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.88

(۶۷) فاطر،۳۵: ۱۰
Fātir, 35: 10

(۶۸) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۸۸
Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.88

(۶۹) النساء،۴: ۱۲۵
Al-Nisa, 4: 75

(۷۰) فصلت،۴۱: ۳۳
Fussilat, 41: 33

(۷۱) الشوریٰ ،۴۲: ۴۳
Al-Shura, 42: 43

(۷۲) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۸۸
Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.88

(۷۳) البقرۃ،۲: ۵
Al-Baqarah, 2: 5

(۷۴) الاعراف،۷: ۱۵۷
Al-A'rāf, 7: 157

(۷۵) البقرۃ،۲: ۱۵۷
Al-Baqarah, 2: 157

(۷۶) الحجرات،۴۹: ۷
Al-Hujurāt, 49: 7

(۷۷) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۹۱
Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.91

(۷۸) البقرۃ،۲: ۱۹۵؛ آل عمران،۳: ۱۳۴
Al-Baqarah, 2: 195; Āl-e-Imran, 3:134

(۷۹) البقرۃ،۲: ۲۲۲
Al-Baqarah, 2: 222

(۸۰) آل عمران،۳: ۷۶؛ التوبہ،۹: ۴،۷
Āl-e-Imran, 3:92; al-Taubāh, 9: 4, 7

(۸۱) آل عمران،۳: ۱۴۶
Āl-e-Imran, 3:146

(۸۲) آل عمران،۳: ۱۵۹
Āl-e-Imran, 3:159

(۸۳) المائدۃ،۵: ۴۲؛ الحجرات،۴۹: ۹
Al-Māedah, 5:42; al-Hujurāt, 49: 9

(۸۴) الصف،۶۱: ۴
Al-Saff, 61: 4

(۸۵) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۹۶
Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.96

(۸۶) الاعراف،۷: ۹۶
Al-A'rāf, 7: 96

(۸۷) آل عمران،۳: ۱۴۸
Āl-e-Imran, 3:148

(۸۸) الفتح،۴۸: ۱۸ - ۱۹

Al-Fatah, 48:18-19

(۸۹) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۹۸

Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.98

(۹۰) النساء،۴: ۴۰

Al-Nisa, 4: 40

(۹۱) الشوری،۴۲: ۴۰

Al-Shūra, 42: 40

(۹۲) البقرۃ،۲: ۲۴۵

Al-Baqarah, 2: 245

(۹۳) الاحزاب،۳۳: ۷۱

Al-Ahzāb, 33: 71

(۹۴) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۹۹

Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.99

(۹۵) البقرۃ،۲: ۱۵۸

Al-Baqarah, 2: 158

(۹۶) النساء،۴: ۱۴۷

Al-Nisa, 4: 147

(۹۷) الاسراء،۱۷: ۱۹

Al-Isra’, 17: 19

(۹۸) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۹۹

Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.99

(۹۹) العنکبوت،۲۹: ۶۹

Al-Ankabūt, 29: 69

(۱۰۰) الانفال،۸: ۲۹

Al-Anfāl, 8: 29

(۱۰۱) التغابن،۶۴: ۱۱

Al-Taghābun, 64: 11

(۱۰۲) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۱۰۰

Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.100

(۱۰۳) البقرۃ،۲: ۲۷۱

Al-Baqarah, 2: 271

(۱۰۴) الانفال،۸: ۲۹

Al-Anfāl, 8: 29

(۱۰۵) الطلاق،۶۵: ۵

Al-Talāq, 65: 5

(۱۰۶) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۱۰۱

Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.101

(۱۰۷) البقرۃ،۲: ۲۲۳

Al-Baqarah, 2: 223

(۱۰۸) البقرۃ،۲: ۱۵۵

Al-Baqarah, 2: 155

(۱۰۹) الحج،۲۲: ۳۴

Al-Hajj, 22: 34

(۱۱۰) عزبن سلام، الامام فی بیان ادلۃ الاحکام، ص۱۰۲

Izz bin Salam, al-Imām Fi BayānAdillat al-Ahkām, p.102

(۱۱۱) البقرۃ،۲: ۳۸

Al-Baqarah, 2: 38

(۱۱۲) البقرۃ،۲: ۶۲؛المائدۃ،۵: ۶۹

Al-Baqarah, 2: 62; al-Māedah, 5: 69

(۱۱۳) البقرۃ،۲: ۱۱۲

Al-Baqarah, 2: 112